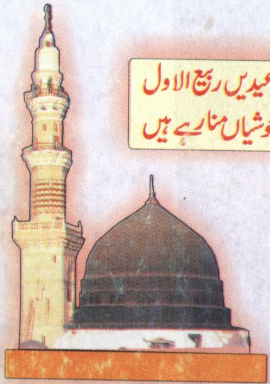


نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

سُرُورُ الْاَتْقِیَاءِ
فِیْ
مِیْلَادِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ

المعروف بہ

وِلادتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرحت و سرور مستحب ہے

محقق اہلسنت
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ

ناشر تحریکِ تحفّظِ اہلِ سنّت جموں و کشمیر (باغ)

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

سُرُورُ الاَتقِیَاءِ
مِیلَادِ سَیِّدِ الاَنبِیَاءِ

المعروف بہ

ولادتِ رسول ﷺ
پر فرحت و سُرور مستحب ہے

مفتی اہلسنت
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب جموی

مکتبہ ضیائیہ
لوہڑیاں، راولپنڈی، فون 5552781

ناشر تحریکِ تحفظِ اہلِ سنّت جموں و کشمیر (باغ)

نام کتاب سرور الاتقیاء فی میلاد سید الانبیاء ﷺ

مصنف علامہ محمد یعقوب ہزاروی

کمپوزنگ ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس قاضی محمد یعقوب چشتی

کمپوزر محمد امجد گجراتی

پروف ریڈنگ ابوانس مولانا خان محمد قادری

نظر ثانی مولانا حافظ غلام مصطفیٰ چشتی

خطیب جامع مسجد غوثیہ لوہاراں والی پیرودھائی راولپنڈی

ہدیہ ....

ناشر: تحریک تحفظ اہل سنت جموں کشمیر (باغ)

ملنے کے پتے

☆ جامع مسجد المرتضیٰ نزد ستارہ مارکیٹ اسلام آباد

☆ ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی

☆ مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

☆ جامعہ فرقانیہ آفیسرز کالونی باغ آزاد کشمیر

☆ جامعہ چشتیہ ضیاء العلوم دھیرکوٹ آزاد کشمیر

☆ جامع مسجد سیرت کمیٹی سنک روڈ مظفر آباد

فہرست مضامین

﴿ابتدائیہ﴾

ہر سال جب برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ربیع الاول شریف آتا ہے تو مسلمان اپنے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد کے سلسلہ میں خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں مساجد میں گھروں میں محافل میلاد کا انعقاد کیا جاتا ہے اور جلوس کی شکل میں بھی عقیدت ومحبت کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن دوسری نام نہاد مصلحین ومبلغین بدعت کے فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کار خیر سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے چند سالوں سے ایک پمفلٹ بنام مروجہ عید میلاد النبی ﷺ شائع کر کے شکوک وشبہات پیدا کر کے عام سادہ مسلمانوں کو گویا کہ ذکر مصطفیٰ ﷺ سے روکا جاتا ہے لیکن یہ بات ان کے ذہن میں رہے کہ جس عظیم ہستی کا ذکر اللہ رب العلمین نے بلند کر دیا ہے ان کے ذکر کو کون بند کر سکتا ہے وہ پیارے آقا مصطفیٰ کریم ﷺ کا ذکر ہمیشہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

پمفلٹ اس قابل تو نہیں تھا کہ اسکا جواب دیکر وقت ضائع کیا جائے لیکن عام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کیلئے **تنظیم علماء ضیاء العلوم وتحریک تحفظ اهل سنت** جموں کشمیر نے ضروری سمجھا کہ مذکورہ پمفلٹ کا جواب دیا جائے اس سلسلہ میں بندہ ناچیز نے اپنے عظیم استاد مربی

ومشفق ومہربان جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد یعقوب ہزاروی دامت برکاتہ العالیہ استاذ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کی خدمت عالیہ میں جواب لکھنے کے لئے عرض کیا۔ قبلہ استاد گرامی ایک عرصہ دراز سے جامعہ میں مختلف علوم وفنون کے موتی لٹا رہے ہیں آج بھی جس وقت مسند تدریس پر رونق افروز ہوتے ہیں تو آپ کے اندازِ تدریس طلباء پر شفقت ومہربانی کو دیکھ کر ایک دفعہ دنیا تدریس کے بادشاہ استاد کل استاذ الاساتذہ پیکر صدق ووفا جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ عطا محمد بند یالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ آپ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے میلاد شریف کی خیر و برکات بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ ان تمام شکوک وشبہات کا جواب بھی دے دیا جو اکثر مخالفین کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کی اشاعت میں میرے ساتھ بہت ہی مختصر ترین وقت میں جن حضرات نے تعاون کیا ہے قبلہ استاد گرامی حضرت علامہ حافظ محمد اسحاق ظفر صاحب، مولانا یوسف بٹ ضیائی، جناب قاری سید واجد علی شاہ الحسینی، حافظ سفیر احمد چشتی۔ حافظ محمد سجاد خان صدیقی۔ قاری ضیاء الحبیب صاحب، منیر احمد چشتی، غلام مرتضیٰ ۔ اللہ تعالیٰ قبلہ استاد گرامی کا سایہ تا دیر ہم پر قائم ودائم رکھے اور رب العالمین اس رسالہ کو نافع بناتے ہوئے ہم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ابوانس خان محمد قادری
فاضل جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
خطیب جامع غوثیہ ڈھوک براچہ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴾ (پ ۱۱ رکوع ۱۰)

فرما دیجئے اللہ کے فضل اور رحمت پر ہی خوشی مناؤ اور وہ بہتر ہے اس سے جو جمع کرتے ہیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ دونوں وہ نعمتیں ہیں جو لوگوں کی ہر نعمت اور دولت سے بہتر ہیں اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت و پیدائش و تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور محفل میلاد شریف اس فضل اور رحمت کی خوشی ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ پر خوشی اور محفل میلاد کا انعقاد از روئے قرآن کریم مطلوب و محبوب ہے اور جو لوگ حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں ان کا یہ قول قرآن کریم کے خلاف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کی رات کو آسمانوں اور جنتوں کو سجایا گیا:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے الخصائص الکبریٰ میں محدث ابونعیم سے روایت نقل کی ہے۔

" اخرج ابونعیم لما حضرت ولادة امنة قال الله تعالٰی للملئکة

افتحوا ابواب السماء کلھا وابواب الجنان کلھا "

جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا سب آسمانوں کے دروازے کھول دو اور تمام جنتوں کے دراوزے کھول دو۔ (الخائص الکبری جلد اول ص ۴۷)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات تمام فرشتے خوشیاں مناتے ہوئے جائے ولادت پر حاضر ہوئے:

یہی علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید ارقام فرماتے ہیں۔

" وامر اللہ الملئکۃ بالحضور فنزلت تبشر بعضھا بعضا ولم یبق ملک الاحضر " (الخائص الکبری جلد اول)

اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مقام ولادت پر حاضری کا حکم دیا تو فرشتے خوشیاں مناتے ہوئے حاضر ہوئے اور کوئی فرشتہ حاضری سے محروم نہ رہا۔

فائدہ: فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے تمام مخلوق سے تعداد میں ملائکہ زائد ہیں جب تمام فرشتے بحکم الٰہی آسمانوں سے اتر کر مقام ولادت پر حاضر ہوئے تو ان کی یہ حاضری جو بحکم الٰہی تھی ایک بہت بڑے جلوس کی شکل اختیار کر گئی اور جلوس بھی بہت طویل مسافت والا کہ آسمانوں سے مکہ مکرمہ تک تھا تو اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں سب سے پہلا جلوس فرشتوں نے بحکم الٰہی نکالا جو طول مسافت اور کثرت شرکاء کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ تھا اس حدیث کے فوائد سے یہ بھی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں جلوس نکالنا سنت ملائکہ ہے اور رب تعالیٰ کو محبوب ہے اسی لئے تو فرشتوں کو جلوس کی صورت میں حاضری کا حکم دیا۔

ولادت شریف کے وقت تمام دنیا نور اور روشنی سے بھر گئی اور سورج کے نور میں بہت اضافہ کر دیا گیا: (۵)

یہی جلال الملۃ والدین علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔

" والبست الشمس یومئذ نورا عظیما فلما ولد النبی ﷺ امتلاء ت الدنیا کلھا نورا وتباشرت الملائکۃ "

ولادت شریف کی صبح کو طلوع ہونے والے سورج کے نور میں عظیم اضافہ کیا گیا اور جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو تمام دنیا نور سے بھر گئی اور فرشتے خوشیاں منا رہے تھے معلوم ہوا ولادت باسعادت کی شب روشنیوں کا اہتمام کرنا اور روشنیوں میں اضافہ کرنا سنت الٰہی اور خوشیاں منانا سنت ملائکہ ہے۔

(۶) رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے سال اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں کو لڑکے عطا فرمائے:

" وکان قد اذن اللہ تعالیٰ تلک السنۃ لسناء الدنیا ان یحملن ذکورا کرامۃ لمحمد ﷺ کتاب مذکور "

ولادت باسعادت کے سال اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کو لڑکے عطا

فرمائے محمد ﷺ کی تعظیم وتکریم لئے ۔اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کے موقع پر حضور ﷺ کی تعظیم وتکریم کیلئے کچھ تقسیم کرنا سنت الٰہی ہے اور عند اللہ یہ فعل محبوب ہے جو لوگ مذکورہ امور کو بدعت و نا جائز کہتے ہیں ان کی آنکھیں بھی کھل جانی چاہئیں کہ ولادت شریفہ کے وقت جو افعال باری تعالیٰ سے صادر ہوئے انہیں بدعت و نا جائز کہنا کتنی جرات و بیبا کی ہے۔

کعبہ شریف نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کی جھوم جھوم کر خوشی منائی:

" واما البیت فایاما سمعوا من جوفه صوتا وهو یقول الآن یرد علی نوری الآن یجیٔ زواری الآن اطهر من انجاس الجاهلية ایتها العزیٔ هلکت ولم تسکن زلزلة البیت ثلاثة ایام ولیالهن "

لوگوں نے کئی دن بیت اللہ کے جوف سے یہ آواز سنی کہ اب مجھ پر نور اترے گا اب میری زیارت کرنے والے آئیں گے اب میں جاہلیت کی نجاستوں سے پاک کیا جاؤنگا تین دن اور رات بیت اللہ جھومتا رہا۔

(الخصائص الکبری جلد اول)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ سجدے کو جھکا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارہ ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں سو اونٹ ذبح فرمائے:

وجیز الصراط میں ہے۔

" علامه شیخ عابد سندهی درساله خود از کتاب الشمالی زور ده که ویوم مولده ﷺ ذبح ابوبکرؓ الصدیق رضی الله عنه مائة ناقة وتصدق بها "

علامہ شیخ عابد سندھی نے اپنی رسالہ میں کتاب الشمالی سے نقل کیا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی ولادت شریف کے دن (12 ربیع الاول) کو اونٹنیاں ذبح کیں اوران کا گوشت صدقہ کیا۔ (وجیز الصراط)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بارہ ربیع الاول شریف کو تین جو کی روٹیاں صدقہ کیں:

وتصدق ابوهريرة رضی الله عنه فی ذلک بثلثة اقراص من شعير (کتاب مذکور)

اورحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس دن (بارہ ربیع الاول) تین جو کی روٹی صدقہ کیں اگر رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر فرحت و سرور وصدقات وغیرہ شرعاً ممنوع وناجائز ہوتے تو صدیق اکبر وابوہریرہ رضی اللہ عنہما کیوں کرتے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنہوں نے بلا واسطہ رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا اور صحابہ جن کے متعلق فرماتے تھے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ہم سب سے علم میں بڑھ کر ہیں انہیں ممانعت کا علم نہ تھا اور آج کے مانعین جو علم سے عاری ہیں ان کے علم کی ممانعت تک رسائی ہو گئی۔

بریں /عقل وخرد ببابد گریست

عید میلاد منانا اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر فرحت وسرور کا اظہار کرنا:

اب اعلام امت جو امت مسلمہ کے مقتداء ہیں کے اقوال مبارکہ ذکر کیے جاتے ہیں جن میں انہوں نے تصریح فرمائی ہے کہ ماہ نور ربیع الاول شریف میں عید میلاد منانا اور فرحت وسرور کا اظہار اور صدقات وخیرات کرنا مستحسن ومحمود ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں۔

" ولا زال اهل الاسلام یختفلون بشهر مولده ﷺ ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم ومما جرب من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیته والمرام فرحم الله امراء اتخذ لیالی شهر مولده المبارک اعیادا لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض وعناد " (المواهب اللدنیه جلد اول)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے مہینے میں مسلمان ہمیشہ محفلیں منعقد

کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور حضور ﷺ کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور حضور ﷺ مولد کریم کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں موجب امن وامان ہوتا ہے اور مقصود ومرام پانے کیلئے جلدی آنے والے خوشخبری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تا کہ یہ عید میلاد سخت ترین علت ومصیبت ہو جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔

علامہ قسطلانی کے کلام سے درج ذیل امور ثابت ہوئے۔

1: ماہ ربیع الاول شریف میں محفل میلاد کا انعقاد مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے۔

2: کھانے پکانے کا اہتمام اقسام خیرات وصدقات ماہ میلاد کی راتوں میں ہمیشہ سے مسلمان کرتے چلے آئے ہیں۔

3: ربیع الاول شریف میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی ومسرت وسرور کا اظہار مسلمانوں کا شعار ہے۔

4: ربیع الاول شریف میں میلاد شریف پڑھنا اور محفل میلاد کا انعقاد کرنا مسلمانوں کا مجرب طرز عمل ہے۔

5: محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب ہے کہ جس سال میں محافل میلاد کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے۔

6: میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اہل ہیں۔

7: ماہ نور ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو عید منانا یعنی عید میلاد بنانا ان لوگوں کیلئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق اور عداوت رسول ﷺ کا مرض ہے۔

المواھب اللدنیہ علماء کے نزدیک انتہائی مستند وبابرکت کتاب ہے:

کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون میں ہے۔

اللمواھب اللدنیه بالمنح المحمدیه فی السیرة النبویة لشیخ شهاب الدین ابی العباس احمد بن محمد القسطلانی مصری المتوفی ۹۲۳ ثلاث وعشرین وتسمائته وهو کتاب جلیل القدر کثیر النفع لیس له نظیر فی بابه " (کشف الظنون جلد دوم)

المواھب اللدنیہ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد القسطلانی مصری متوفی ۹۲۳ کی تصنیف ہے۔

یہ بہت بلند پایہ اور نفع بخش کتاب سیرت میں اور کوئی کتاب اس کی نظیر نہیں

2: جلال الملۃ والدین علامہ سیوطی الحاوی للفتاوی میں ارقام فرماتے ہیں

" فیستحب لنا لاظهار الشکر بمولده بالاجماع ونحو ذلک من وجوه القربات واظهار المسرات "

ہمارے لئے مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت با سعادت پر شکر کا اظہار کریں محفل میلاد کے انعقاد کھانا کھلانے اور اس قسم کی دیگر عبادات اور خوشیوں کے اظہار سے

3: علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

یستحب لنا اظهار الشکر بمولده علیه السلام ہمارے لئے مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ پر شکر کا اظہار کریں۔

(روح البیان جلد نہم)

4: شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

" لازال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده ﷺ"

مسلمان ہمیشہ سے ماہ میلاد ربیع الاول شریف میلاد شریف کی محافل کا انعقاد کرتے رہے ہیں۔ **ماثبت بالسنة**

5: **" مظهر منبع الانوار والرحمة شهر ربیع الاول امرنا باظهار الحبور فیه کل عام"**

ماہ ربیع الاول انوار اور رحمتوں کے چشمے ظہور میں لانے والا ہمیں حکم ہے کہ اس میں ہر سال خوشیوں کا اظہار کریں۔ (مجمع بحار الانوار جلد سوم)

6: علامہ اسماعیل حقی مزید ارقام فرماتے ہیں۔

"لا زال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویعتنون بقرأة مولده الکریم ویظهر من برکاته علیهم کل فضل عظیم"

(روح البیان جلد نہم)

مسلمان ہمیشہ سے تمام ملکوں اور بڑے بڑے شہروں میں محافل میلاد کا انعقاد کرتے رہے ہیں اور میلاد کی راتوں میں انواع واقسام کے صدقات کرتے رہے ہیں اور آپ کے مولد کریم کی قرأت اہتمام سے کرتے رہے ہیں اوراس کی برکت سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ظاہر ہوتا رہا ہے۔

7: امام المحدثین مولانا علی قاری رحمہ الباری ارقام فرماتے ہیں۔

" وزاد ابن الجزری ولم یکن فی ذلک الارغام الشیطان وسرور اهل الایمان " (المولد الروی فی مولد النبوی)

ابن جزری نے مزید فرمایا ہے کہ محفل میلاد کے انعقاد میں شیطان کو ذلیل ورسواء کرنا ہے اور اہل ایمان کیلیے سرور وخوشی ہے۔

8: علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی فرماتے ہیں۔

واعلم بان من احب احمدا لابد ان یهوی اسمه مرددا
لذلک اهل العلم سنوا المولد من بعده فکان امرا رشدا
ارضی الوریٰ الاغواة نجدا (النظم البدیع فی مولدالنبی الشفیع)

خوب سمجھ لو کہ جو شخص احمد مجتبیٰ سے محبت رکھتا ہے وہ یقیناً آپ کے اسم مبارک کو پڑھ کر خوش ہوگا یعنی آپکے ذکر خیر کو بار بار سننا پسند کرے گا اسی لئے اہل علم نے آپکے بعد مولد شریف کی سنت کو رواج دیا ہے جو کہ ایک فعل رشید اور مستقیم ہے جس نے بحر نجد کے سرکشوں کے علاوہ تمام دنیا کو خوش کیا ہے۔

9: امام برھان الدین جعبری فرماتے ہیں۔

" حق علی کل انسان من امة والداخل فی ملة التنویه بهذا

المولدالسعید فی کل عام جدید واولیٰ ما کان ھذا التنویہ فی ھذا الشھر الظاھر فیہ" (موعد الکرام بحوالہ وجیز الصراط)

ہرانسان پر جوحضورﷺ کی امت سے ہے اور آپکی ملت میں داخل ہے لازم ہے کہ آپ کے مولد سعید کوعظمت سے ہر نئے سال بجالائے بہتر یہ ہے کہ مولد سعیذ کا اہتمام ربیع الاول میں ہوجس میں آپ کاظہور ہوا۔

10: شیخ ابن رصاع فرماتے ہیں۔

"ومن ادب المحب لھذا النبی الکریمﷺ ان یکون معظما للیلۃ میلادہ ولليوم الذی اظھرہ اللہ تعالیٰ فیہ فینبغی لکل محب مخلص ان یظھرا لسرور وابشارۃ فی تلک اللیلۃ وصبیحھا ویمتع اھلہ واولادہ بما امکن لہ لحصول برکتھا ویدخل السرور علیھم ویعلمھم انہ انما فعل ذلک محبۃ لتلک الیلۃ وسرورالھا بھا ورعتنا بفضلھا ویبین لھم انھا اشرف اللیالی عند اللہ تعالی"
(تذکرۃ المحبین بحوالہ وجیزا لصراط)

نبی کریمﷺ کے محبّ کے آداب سے ہے کہ میلاد شریف کی رات کی تعظیم کرے اور رات کے بعد جو دن ہے اس کی تعظیم بھی آپﷺ کے ہر مخلص محبّ کیلئے ضروری ہے میلاد شریف کی رات کواور اسکی صبح کوسرور اور خوشی کا اظہار کرے اس رات کی برکت کے حصول کیلئے اپنی اولاد اور اہل کو جونفع پہنچا سکتا ہے پہنچائے اور انہیں یہ بتائے کہ اس رات کی محبت اور تعظیم کیلئے میں ایسا کرتا ہوں اور انہیں یہ بھی بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میلاد

شریف کی رات تمام راتوں سے افضل ہے۔

11 حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا ارشاد:

اور مشرب فقیر یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔
(فیصلہ هفت مسئله)

12: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ ارقام فرماتے ہیں بعض صالحین خواب میں زیارت جمال اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ جولوگ ولادت حضور کی خوشی کرتے ہیں فرمایا۔ من فرح بنا فرحنابه جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد دھم طبع کراچی)

13 سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں ''مسلمانوں کیلئے میلاد شریف پر خوشی منانا جائز ہے۔ (فتاوی مهریه)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنے گھر محفل میلاد منعقد کرنا اور رسول اللہ ﷺ کا اس سے مسرور ہونا:

عمر بن حسن المعروف ابن دخیہ اپنی کتاب التنویر فی مولدا لبشیر النذیر میں فرماتے ہیں۔

" عن ابن عباس رضی الله عنه انه کان یحدث ذات یوم فی بیته وقائع ولادته ﷺ لقوم فیستبشرون ویحمدون الله ویصلون علیه

السلام فاذا جاء النبی ﷺ قال حلت لکم شفاعتی "

(التنویر فی مولد البشیر النذیر بحوالہ الدر المنظم فی بین حکم مولد النبی الاعظم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ایک دن اپنے گھر لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے احوال مبارکہ سنا رہے تھے اور وہ سن کر مسرور ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے ان سے فرمایا "حلت لکم شفاعتی" میری شفاعت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔

حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کو محفل میلاد منعقد کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے رحمت کی بشارت دی:

" عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مرّ النبی ﷺ الیٰ بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادتہ علیہ السلام لابنائہ وعشیرتہ فقال علیہ السلام فتح اللہ لک ابواب الرحمۃ والملائکۃ کلھم یستغفرون لک من فعل فعلک نجی نجاتک "

(التنویر فی مولد البشیر النذیر بحوالہ الدر اعظم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف تشریف لے گئے وہ اپنے بیٹوں اور قبیلہ کے لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کے واقعات بیان کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر انصاری سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور فرشتے تیری

مغفرت کیلئے رب کے حضور دعا میں مصروف ہیں جو شخص تجھ جیسا فعل (محفل میلاد) کرے گا تجھ جیسی نجات پائے گا۔

فائدہ: شیخ ابوالخطاب عمر بن حسن معروف بابن دخیہ جن کی کتاب (التنویر فی مولدا لبشیر النذیر) سے دونوں مذکورہ روایتیں نقل کی گئیں ہیں ایک بلند پایہ عالم تھے علماء محققین نے ان کے علمی مقام کی توثیق وتحسین فرمائی ہے چنانچہ ابن خلکان لکھتے ہیں۔

الحافظ ابوالخطاب کان من اعیان العلماء ومشاهیر الفضلا قدم من المغرب فدخل الشام والعراق واجتاز باربل بسنة اربع وستمائة فوجد ملکها مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بمولد النبی ﷺ فعل له کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر واعطاه الملک المذکور الف دینار"

(الحاوی للفعاوی)

حافظ ابوالخطاب جو محققین علماء کے سردار اور مشہور فضلاء سے ہوئے ہیں مغرب سے آئے عراق اور شام میں ان کا ورود ہوا ہجری چھ سو چار میں ان کا گزر اربل سے ہوا تو انہوں نے دیکھا وہاں کا بادشاہ مظفرالدین بن زین الدین حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی محفل میلاد کا انتہائی اہتمام کرتا ہے اور شان وشوکت سے محفل میلاد شریف منعقد کرتا ہے تو اس کیلئے ایک کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر تصنیف فرمائی بادشاہ نے انہیں ایک ہزار اشرفیاں بطور انعام دیں۔

محفل میلاد کی برکات سے متعلق محدث ابن جوزی کی ایک دل افروز روایت:

محدث ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ المولد الشریف میں بغداد کے ایک صالح مرد کا واقعہ ذکر کیا ہے کہ وہ ہر سال رسول اللہ ﷺ کی محفل میلاد شریف اہتمام سے کرتا تھا اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا اس کی بیوی نے اپنے یہودی خاوند سے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مسلمان پڑوسی ہر سال ربیع الاول میں بہت ہی مال خرچ کرتا ہے اور فقراء و مساکین میں ہر انواع واقسام کے مال صدقہ کرتا ہے اور انہیں مختلف قسم کے کھانے کھلاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے یہودی نے کہا اس مسلمان کے نبی اس ماہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے ہیں ان کی ولادت پر فرحت وسرور کا اظہار کرتے ہوئے ان کی محفل میلاد کا اہتمام کرتا ہے اس یہودیہ نے اس مسلمان کے فعل پر انکار کیا رات کو اس یہودیہ نے ایک مقدس شخص کی زیارت کی جن کے چہرہ پر بہت ہی کثرت سے انوار ہیں اور ان کے ارد گرد لوگوں کی ایک جماعت ہے یہودیہ نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں جنھیں میں بہت ہی تم میں کرامت وعزت والا دیکھتی ہوں انہوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں یہودیہ نے کہا اگر میں ان سے کلام کروں تو مجھ سے کلام فرمائیں گے انہوں نے کہا ہاں وہ یہودیہ آگے بڑھی اور سلام عرض کرنے کے بعد کہا یارسول اللہ ﷺ تو حضور ﷺ نے فرمایا لبیک یا امۃ اللہ اے اللہ کی بندی لبیک وہ یہودیہ رسول اللہ ﷺ کا جواب سن کر رو پڑی اور کہنے لگی آپ کا

جواب کتنا حسین ہے آپ نے لبیک کہہ کر مجھے خطاب فرمایا حالانکہ میں آپ کے دین پر بھی نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے یہ جواب اس لئے دیا ہے کہ مجھے علم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت عطا فرما دی ہے تو خواب کی حالت میں ہی فوراً اس کی زبان پہ کلمہ شہادت جاری ہو گیا اور وہ مسلمان ہو گئی پھر وہ بیدار ہو گئی حالانکہ اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت وایمان کی وجہ سے فرحت وسرور تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے اسی وقت عہد کر لیا کہ صبح کو میں رسول اللہ ﷺ کی محفل میلاد کا انعقاد کروں گی اور اس میں مال کثیر صرف کرونگی جب صبح ہوئی تو اس نے محفل میلاد کے انعقاد کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کا خاوند شادان ومسرور ہے اور مال خرچ کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے عورت نے اس سے دریافت کیا کہ مال کس لئے صرف کرنے کا اہتمام کر رہے ہو تو خاوند نے کہا جن کے ہاتھ پر تو رات کو اسلام قبول کر چکی ہے ان کیلئے عورت نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ اس مخفی راز کی آپ کو کس نے اطلاع دی تو خاوند نے کہا رات کو تیرے اسلام قبول کرنے کے بعد جن کے ہاتھ پر میں نے اسلام قبول کیا انہوں نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔

(المولد الشریف بحوالہ الدر المنظم)

مولد النبی ﷺ پر محفل میلاد شریف میں فرشتوں کی حاضری

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وکنت قبل ذلک بمکۃ المعظمۃ فی مولد النبی ﷺ فی یوم ولادتہ والناس یصلون علی النبی ﷺ ویذکرون ارھاصہ التی

ظهرت في ولادته ومشاهده قبل بعثته فرأيت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول اني ادركتها ببصر الجسد ولا اقول اني ادركتها ببصر الروح والله اعلم كيف الامر بين هذا وذلك فتاملت تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائكة المؤكلين بامثال هذه المشاهد وبامثال هذاه المجالس رأيت يخالط انوار الملائكة انوار الرحمة"

جاء حق و مولودت (فیوض الحرمین)

اور میں اس سے پہلے مکہ معظمہ میں آنحضرت ﷺ کے مولد مبارک میں عید میلا دالنبی ﷺ کے دن حاضر تھا لوگ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اور آپ کے ان معجزات کا تذکرہ کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے اور ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے میں نہیں کہہ سکتا کہ ان جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ صرف روح کی آنکھوں سے ان کا مشاہدہ کیا واللہ اعلم کچھ بیان نہیں کیا جا سکتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی آنکھوں سے میں نے ان انوار کے متعلق غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان فرشتوں کا ہے جو ایسی مجالس اور مشاہد پر مؤکل اور مقرر ہیں، اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کلام سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے:

1: محفل میلاد شریف میں شمولیت سنت ملائکہ ہے۔

2: محفل میلاد کا انعقاد اور اس میں شمولیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک

مستحسن ومحبوب عمل ہے کیونکہ اس میں فرشتے شمولیت کرتے ہیں اور فرشتوں کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **یفعلون مایؤمرون** اور فرشتوں کو جو حکم ہو وہی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسی چیز کا حکم فرماتا ہے جو اس کے نزدیک مستحسن ومحبوب ہو قبیح اور ممنوعات شرعیہ کا حکم نہیں فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وینھی عن الفحشاء والمنکر** اللہ تعالیٰ قبیح اور تمام ممنوعات شرعیہ سے منع فرماتا ہے۔

ثابت ہوا کہ محفل میلاد شریف کا انعقاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب و مستحسن ہے اور جو فعل اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستحسن ومحبوب ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے بجالاتے ہوں نہ تو وہ ناجائز و بدعت سیءہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی مسلمان اسے ناجائز بدعت کہنے کہ ناپاک جسارت کرسکتا ہے۔

3: محفل میلاد شریف میں شمولیت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

محفل میلاد شریف کے مستحسن ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجتماع:

مشہور محدث علامہ ابن جوری اپنے رسالہ المولد الشریفین ارقام فرماتے ہیں۔

" فلا زال اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب یختفلون بمجلس مولدالنبی ﷺ ویفرحون بقدوم ھلال ربیع الاول" (المولد الشریف بحوالہ الدر المنظم)

ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ اور مصر ویمن تمام عرب

ممالک مشرق ومغرب کے باشندگان نبی کریم ﷺ کے میلا دشریف کی محفلیں منعقد کرتے رہے ہیں ربیع الاول شریف کے ہلال کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں۔

ماثبت بالسنۃ میں ہے ولا ازال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده ﷺ اور مسلمان ہمیشہ محفلوں کو منعقد کرتے رہے رسول اللہ ﷺ کے میلاد کے مہینے میں۔

الحمد اللہ قرآن کریم واحادیث مبارکہ وارشادات ائمہ دین واجماع امت سے محفل میلاد کا استحباب واضح ہو گیا اب علم دوست حضرات کیلئے برہان شکل اول کی صورت میں ذکر کی جاتی ہے۔

صغریٰ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت نعمت رب ہے

کبریٰ: ہرنعمت رب پر خوشی منانا مستحسن ومستحب ہے

نتیجہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی منانا مستحسن ومستحب ہے

صغریٰ یہی ہے کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے نعمت رب ہونے کا انکار نہیں کرسکتا اور کبریٰ واما بنعمة ربك فحدث سے ماخوذ ہے۔

(وبعبارة اخری) رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت رحمت الٰہی ہے۔

ہر رحمت الٰہی پر خوشی منانا مامور من القرآن ہے۔

نتیجہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی منانا مامور من القرآن ہے۔

صغریٰ بدیہی اور کبریٰ:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا﴾ سے ماخوذ ہے۔

اور جو مامور من القرآن ہوا سے بدعت وناجائز کہنا جہالت وضلالت ہے۔

ازالہ شبہات

کتب تاریخ وسیر میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت اکثر مورخین 9 ربیع الاول بیان کرتے ہیں۔ (مروجہ میلادالنبی)

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ پر خوشی منانے سے مسلمانوں کو روکنے کیلئے بے دلیل دعویٰ:

کتب تاریخ وسیر میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت اکثر مؤرخین 9 ربیع الاول بیان کرتے ہیں۔ کہا گیا ہے نہ تو کسی مستند کتاب سے اس دعویٰ اکثریت پر نقل پیش کی گئی اور نہ ہی اکثر مؤرخین کے نام ثبوت کی ساتھ پیش کئے منکرین میلاد کو معلوم ہونا چاہیے کہ دعویٰ بلا دلیل مردود وباطل ہوتے ہیں اور ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ کتب تاریخ وسیر میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت اکثر مؤرخین نے 12 ربیع الاول بیان کی ہے۔

مخزن البرکات الظاھرہ ینبوع الکرامات الباھرۃ برکۃ المصطفیٰ فی الھند الشیخ المحقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

تولدآں حضرت ﷺ درعام الفیل بود د ربیع الاول دوازدھم (۱) ربیع للاول بود وبعضے گفتہ اند کہ بدوشنبے (۲) کہ گزشتہ بود ند از وے بعضی ھشت شبی (۳) کہ گزشتہ بودند وبنزد بعضے دہ (۴) نیز آمدہ قول اول اشھر واکثراست انتھی ملحصا

(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل بارہ ربیع الاول شریف کو ہوئی ہے بعض علماء کے نزدیک دو ربیع الاول کو ہوئی اور بعض کے نزدیک آٹھ ربیع الاول کو بعض نے دس ربیع الاول کا قول بھی کیا ہے اور پہلا قول (بارہ ربیع الاول) علماء سیرت میں مشہور اور اکثر علماء کا قول ہے۔

مشہور سیرت نگار علامہ برہان الدین حلبی السیرة الحلبیہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

وکان ذلک الیوم لمضی اثنی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول وحکی الاجماع علیہ وعلیہ العمل الآن ای فی الاعصار خصوصا اھل مکۃ فی زیارتھم موضع مولدہ ﷺ

اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی علماء نے بارہ ربیع الاول پر اجماع نقل کیا ہے اور تمام شہروں میں اب اسی پر عمل ہے خصوصا مکہ مکرمہ میں کہ وہ 12 ربیع الاول کو مولد النبی ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔

محققین اعلام امت و مسلم بزرگان دین کے ارشادات میں بھی اس امر کی تصریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ 12 ربیع الاول شریف کو ہوئی ہے ان محققین علماء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر بزرگان دین کے نزدیک تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول شریف ہے نہ کہ ۹ ربیع الاول ذیل میں ان اعلام امت کی ایک جماعت کے اسماء گرامی بمع ان کے ارشادات کے ہدیہ ناظرین کیے جاتے ہیں۔

1: مشہور مؤرخ علامہ ابن خلدون تاریخ ابن خلدون میں فرماتے ہیں۔

"ولد رسول اللہ ﷺ لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول"

رسول اللہ ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (تاریخ ابن خلدون جلد نمبر ۲)

2: علامہ ابن ہشام فرماتے ہیں۔

"ولد رسول اللہ ﷺ لاثنتی عشرة لیلة من شهر ربیع الاول"

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

3: علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں۔

" ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرة لیلة من شهر ربیع الاول"

رسول اللہ کی ولادت پیر کے دن عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

(التاریخ طبری جلد ۲)

4: محدث ابن جوزی فرماتے ہیں

" ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول"

رسول اللہ ﷺ کی ولادت بروز پیر بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (الوفاء)

5: ابوالفتح محمد بن عبداللہ عیون الاثر میں فرماتے ہیں۔

" ولد سیدنا ونبینا محمد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرة مضت من شهر ربیع الاول"

ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پیر کے دن 12 بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ (عیون الاثر جلد نمبر ۱)

6: شیخ شیوخ علماء ہند مولانا الشاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

" قیل لاثنتی عشرة وهو المشهور وعلیه عمل اهل مكة فی

زیارتهم موضع مولده ﷺ "

کہا گیا ہے کہ بارہ ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی اہل علماء میں یہی مشہور ہے مکہ کا اسی پر عمل اسی تاریخ کو وہ مولدالنبی ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔

7: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں۔
شرع مطہر میں مشہور بین الجمہور ہونے کیلئے وقعت عظیم ہے اور مشہور عندا لجمہور بارہ ربیع الاول ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم)

علاوہ ازیں دیگر اعلام امت نے بھی رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول ذکر فرمائی ہے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور علامہ شبلی نعمانی نے 9 ربیع الاول کو آپ ﷺ کی صحیح ترین ولادت قرار دیا ہے مصر کے مشہور ہیئت داں عالم محمود پاشا نے دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت 9 ربیع الاول میں ہوئی۔ (مروجہ عید میلادالنبی)

علماء محققین نے قاضی محمد سلیمان منصور پوری و شبلی نعمانی و محمود پاشا کے قول کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت نویں ربیع الاول کو ہوئی کو غیر صحیح اور بے سند اور غیر قابل اعتبار قرار دیا ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد نہم میں ہے: یہ جو شبلی وغیرہ نے 9 ربیع الاول لکھی کسی حساب سے صحیح نہیں تعامل مسلمین حرمین شریفین و مصر و شام بلاد اسلام و ہندستان میں بارہ ہی پر ہے اور اسی پر عمل کیا جائے۔

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سیرت خاتم الانبیاء میں لکھتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں ہوئی مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کردیا ہے اور محمود پاشا فلکی مصری نے جونویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہوسکتا انتھٰی ملخصا . (سیرۃ خاتم الانبیاء)

علماء کرام کی ان تصریحات سے ظاہر ہوگیا کہ ولادت باسعادت کی صحیح ترین تاریخ جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاول ہے اور نویں ربیع الاول کو تاریخ ولادت قرار دینا غیر صحیح بے سند اور جمہور کی خلاف ہے اور یہ قول مردود غیر صحیح اور مخالف جمہور صرف مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت سے روکنے اور ولادت باسعادت پر خوشی منانے سے ممانعت کیلئے کیا گیا ہے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ نویں ربیع الاول کو صحیح ترین یوم ولادت کہنا خالص جھوٹ ہے۔

''اگر بالفرض 12 ربیع الاول کو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت تسلیم کرلی جائے تو بارہ ربیع الاول ہی آپ کا ﷺ کا یوم وفات ہے جو بغیر کسی اختلاف کے سب کے نزدیک متفق علیہ ہے۔'' (مروجہ عید میلادالنبی ﷺ)

مذکورہ عبارت کا آخری حصہ (12 ربیع الاول ہی آپ ﷺ کا یوم وفات ہے جو بغیر کسی اختلاف کے سب کے نزدیک متفق علیہ ہے) پڑھ کر بے ساختہ زبان پر انا للہ و انا الیہ راجعون جاری ہوجاتا ہے حق کو باطل

اور جھوٹ میں چھپانے کی پوری کوشش کی گئی ہے لیکن یاد رہے کہ الحق یعلو ولا یعلیٰ کوئی مانے یا نہ مانے حق ہمیشہ غالب رہے گا مغلوب نہ ہو سکے گا کتنی ہٹ دھرمی سے یہ جھوٹا دعویٰ کیا گیا ہے کہ 12 ربیع الاول ہی حضور ﷺ کا یوم وفات ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں سب کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تاریخ وصال میں سخت اختلاف ہے اور وصال کی تاریخ میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں بالخصوص بارہ ربیع الاول کے یوم وصال ہونے پر علماء نے شدید اعتراض کیے ہیں۔

شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سلیمان تیمی که یکے از ثقات است جزم کرده است با آنکه ابتدائے مرض در روز شنبه بود بست و دوم صفر ووفات در روز دو شنبه دوم ربیع الاول واللہ اعلم وایں قول را ترجیح کرده اند باآنکه وفات فاطمه زهرا رضی اللہ عنها در سوم رمضان است واتفاق دارند بر آنکه حیات وے رضی اللہ عنها شش ماه است بعد از آنحضرت "

(اشعة اللمعات جلد ۴)

سلیمان تیمی جو ثقہ علماء سے ہیں انہوں نے جزم کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی ابتداء 22 صفر بروز ہفتہ کو ہوئی ہے اور وصال دو ربیع الاول کو اور علماء نے ان کے اس قول کو اس وجہ ترجیح دی ہے کہ حضرت فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کا وصال 3 رمضان المبارک کو ہوا ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہی ہیں یعنی اگر رسول اللہ ﷺ کا وصال

12 ربیع الاول کو مانا جائے تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا کی مدت حیات حضور ﷺ کے بعد چھ ماہ سے زائد ہو جاتی ہے جو علماء کے اتفاق کے خلاف ہے۔

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں: تاریخ وفات بارہ ربیع الاول نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ بھی متفق علیہ ہے اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج نو(9) ذی الحجہ بروز جمعہ کو ہوا ان دونوں باتوں کو ملا نے الاول روز دوشنبہ میں نہیں پڑتی اسی لئے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے کتابت کی غلطی سے 2 کی جگہ 12 اور عربی عبارت میں ثانی شھر ربیع الاول کا ثانی عشر ربیع الاول ہو گیا حافظ مغلطائی نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔
(سیرت خاتم الانبیاء)

نشر الطیب صفحہ ۲۰۵ کے حاشیہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں۔

اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کہ اس ذی الحجہ کی نویں جمعہ کو تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کسی طرح نہیں ہوسکتی۔

دیگر علماء سیر و تواریخ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی تاریخ وصال میں متعدد اقوال ذکر کیے ہیں۔

جناب احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک بھی نبی ﷺ کا یوم وفات ۱۲ ربیع الاول ہے
(مروجہ عید میلادالنبی)

عبارت مذکورہ میں آپ نے یہ کہیں ذکر نہیں فرمایا کہ میرے نزدیک تاریخ وفات 12 ربیع الاول ہے بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ سائل کونسی تاریخ کا اعتبار کرتا ہے زیج وحساب یا مشہور کا منکرین عید میلاد النبی ﷺ نے آپکی کلام کا کچھ حصہ تحریف لفظی کے ساتھ مذموم مقاصد کیلئے ذکر کر دیا ہے۔

صحیح مسلم شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت باسعادت کے دن پیر کو ولادت شریفہ کی خوشی میں روزہ رکھتے تھے لہٰذا منکرین عید میلاد النبی کا قول کہ شریعت میں کسی کے پیدائش کا دن منانے کا کوئی ثبوت نہیں باطل ہوا۔

حدیث شریف ملاحظہ ہو

" عن ابی قتادہ قال سئل النبی ﷺ عن صوم الاثنین قال فیه ولدت وفیه انزل علی " (مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس میں میری ولادت ہوئی ہے اور اسی میں مجھ پر قرآن کا نزول ہوا ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری المواھب اللدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

" فرحم اللہ امرا اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض "

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تا کہ یہ عید سخت ترین علت اور مصیبت ہو جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔ (المواھب اللدنیہ)

تفسیر در منثور میں ہے۔

" عن محمد بن ابراھیم قال کان النبی ﷺ یاتی قبور الشھداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر و عمر وعثمان " (تفسیر در منثور سورۃ الرعد جلد سوم)

محمد بن ابراھیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال کے اختتام پر شہداء احد کے مزارات پر تشریف لاتے اور فرماتے سلام علیکم الآیۃ یونہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان اپنے ادوار میں تشریف لاتے۔

اس حدیث شریف سے منکرین کا قول کہ کسی کے وفات کے دن کے منانے کا کوئی ثبوت نہیں باطل و مردود ہوا منکرین کا قول سلب کلی تھا ایجاب جزئی کا ثبوت پیش کیا گیا ہے جو کہ اسکی نقیض ہے لہٰذا قول مردود کا بفضلہٖ تعالیٰ بطلان ہوا۔

''حقیقت تو یہ ہے کہ ہم 12 ربیع الاول کے متعلق آج تک پرانے بزرگوں سے ''بارہ وفات'' کا لفظ سنتے آئے ہیں اور پرانے بزرگ اب بھی 12 ربیع الاول شریف کو بارہ وفات ہی کہتے ہیں'' (مروجہ عید میلاد النبی)

12 ربیع الاول شریف کو بارہ وفات کہنے سے بزرگان دین نے منع

فرمایا ہے علامہ محدث محمد طاہر قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

" شهرالسرور والبهجة منبع الانوار والرحمة شهر ربيع الاول فانه شهر امرنا باظهارالحبور فيه كل عام فلا نكدره باسم الوفات فانه يشبهه تجديد الماتم وقد نصو على كراهته كل عام فى سيدنا حسين مع انه ليس له اصل فى امهات البلاد الاسلامية وقد تحاشوا عن اسمه فى اعراس الاولياء فكيف به سيد الاصفياء ﷺ "

(مجمع بحار الانور)

ماہ مبارک ربیع الاول خوشی وشادمانی اور سرچشمہ انوار رحمت ﷺ کا زمان ظہور ہے ہمیں حکم ہے کہ ہر سال اس میں خوشی ظاہر کریں تو ہم اسے وفات کے نام سے مکدر نہ کریں گے کہ یہ تجدید ماتم کے مشابہ ہے اور بے شک علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ ہر سال جو سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کیا جاتا ہے مکروہ ہے اور خاص اسلامی شہروں میں اس کی اصل نہیں اور اولیاء کرام کے عرسوں میں نام ماتم سے اجتناب کرتے ہیں تو حضور ﷺ سید الاصفیاء کے معاملہ میں اسے کیونکر پسند کر سکتے ہیں۔

12 ربیع الال شریف کو کسی بزرگ نے بارہ وفات نہیں کہا اگر منکرین عید میلاد النبی ﷺ میں ذرہ بھر صداقت ہے تو کسی ایک مسلم بزرگ کا قول دکھادیں۔

ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ کیسی محبت ہے کہ ہم اس دن جشن مناتے ہیں جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی۔ (کتاب مذکور)

اس سے قبل بیان ہو چکا ہے کہ محققین علماء کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی وفات 12 ربیع الاول کو نہیں ہوئی لہذا جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہے اس دن جشن منانے کا قول باطل ہوا اور اگر تسلیم کر لیا جائے کہ یوم وصال بھی 12 ربیع الاول ہے تو پھر اس کا جواب امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمہ اللہ کے زبانی سنیئے آپ الحاوی للفتاوی میں ارقام فرماتے ہیں۔

" ان ولادته ﷺ اعظم النعم علينا ووفاته اعظم المصائب لنا والشريعة حث لنا على اظهار شكر النعم والصبر ولسكون والكتم عند المصائب وقد امرالشرع بالعقيقة عند الولادة وهى اظهار شكر النعم وفرح بالمولود ولم يأمر عند الموت بذبح ولا لغيره بل نهى عن النياحة واظهار الجزع فدلت قواعد الشرعية على رنة بحسن فى هذا الشهر اظهار الفرح بولادته ﷺ دون اظهار الحزن فيه لوفاته وقد قال ابن رجب فى كتاب اللطائف فى ذم الرافضة حيث اتخذوا يوم عاشورا ماتما لاجل قتل الحسين لم يامرالله ولا رسوله باتخاذ ايام مصائب الانبياء وموتهم ماتما فيكف ممن هو دونهم " (الحاوی للفتاوی جلد اول)

بے شک رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہم پر سب سے بڑی نعمت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات ہمارے لئے تمام مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے اور شریعت نے ہمیں نعمتوں پر شکر کے اظہار اور مصائب پر سکون صبر اور اخفاء کا حکم دیا ہے اور شریعت نے ولد کی پیدائش پر ہمیں عقیقہ کا

حکم دیا ہے اور عقیقہ نعمت کے شکر کا اظہار ہے اور مولود کی خوشی ہے اور موت کے وقت ذبح یا کسی اور چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع فزع سے منع فرمایا ہے تو قواعد شرع نے اس پر دلالت کی کہ ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت با سعادت پر فرحت وسرور مستحسن ہے اور آپکی وفات پر غم کا اظہار نہیں کرنا چاہیے اور ابن رجب نے کتاب اللطائف میں رافضہ کی مذمت کی ہے کہ انہوں نے یوم عاشورہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماتم کا دن بنالیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے انبیاء کے وفات ومصائب کے دنوں کو ماتم کا حکم نہیں دیا تو ان سے جو درجہ میں کم ہیں ان کا ماتم کیسے جائز۔

بحمدہ تعالیٰ دلائل شرعیہ سے عیاں ہوگیا کہ ماہ نور ربیع الاول شریف میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت با سعادت کی خوشی منانا فرحت وسرور کا اظہار مستحب ومستحسن ہے اور غم وحزن نا خوشی ظاہر کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

''شریعت میں تو دو ہی عیدیں ہیں عید الفطر اور عید الضحیٰ اب اگر کوئی شخص دین اسلام میں تیسری عید کا اضافہ کرتا ہے تو گویا وہ دین کو نامکمل سمجھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھتا ہے۔ (مروجہ عید میلادالنبی)

شریعت میں احادیث مبارکہ سے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے علاوہ اور عیدیں بھی ثابت ہیں ان کا انکار احادیث سے جہالت اور لاعلمی پر مبنی ہے۔

تفسیر درمنثور میں ہے۔

" عن ابن عباس انه قراء هذه الآية اليوم اكملت لكم دينكم فقال يهودی لو نزلت هذه الآية علينا لا تخذنا يومها عيدا فقال ابن عباس فانها نزلت فی يوم عيدين اثنين فی يوم جمعة يوم عرفة "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم کی تلاوت کی تو ایک یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی ہے تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن ہماری دو عیدین تھیں جمعہ اور عرفہ کا دن یعنی یہ آیت مبارکہ بروز جمعہ نو ذوالحجہ کو اتری اور یہ دونوں دن مسلمانوں کی عیدیں ہیں

اس حدیث کو امام ترمذی نے ترمذی شریف جلد دوم میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا یہ حسن ہے ابوداؤد طیالسی ابن جریر طبرانی اور امام بیہقی نے بھی اسے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔

قبیعہ بن ابی ذویب سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ آیت کسی اور امت پر نازل ہوتی تو وہ اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتی اور اس دن میں اجتماعی خوشی مناتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی آیت ! تو کعب نے کہا کہ "الیوم اکملت لکم دینکم" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ دن اور مکان معلوم ہے جہاں یہ

آیت نازل ہوئی یہ جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔

و کلاھما بحمداللہ لنا عید اور بحمد اللہ تعالیٰ یہ دونوں دن ہم مسلمانوں کی عیدیں ہیں۔ (درمنثور جلد دوم)

مسلم شریف جلد دوم میں ہے کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون سی آیت تو اس یہودی نے کہا۔

" الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا "

تو حضرت عمر نے فرمایا۔

" انی لا علم الیوم الذی نزلت فیه والمکان الذی نزلت فیه فنزلت علی رسول اللہ ﷺ بعرفات فی یوم الجمعة "

مجھے اس دن اور اس مکان کا علم ہے جس میں یہ آیت نازل ہوئی عرفات میں جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔

شارح مسلم امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

" مراد عمر رضی اللہ عنه انا قدر اتخذنا ذلک الیوم عید الیوم عیدا من وجھین فانه یوم عرفة ویوم جمعه وکل واحد منھم عید لاھل الاسلام "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کے نزول کے دن ہماری دو عیدیں ہیں کیونکہ اس کا نزول جمعہ اور عرفہ کے دن ہوا اور یہ دونوں دن تمام مسلمانوں کی عید ہیں۔

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ منکرین عید میلاد النبی ﷺ کا قول ''شریعت میں تو دو ہی عیدیں ہیں'' احادیث مبارکہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

علاوہ ازیں ہر خوشی اور عظمت کے دن کو روز عید کہا جاتا ہے فیروز اللغات میں ہے کہ عید مسلمانوں کیلئے جشن کا دن (۲) خوشی کا تہوار فتح الباری میں علامہ ابن حجر نے زمخشری کا قول ذکر کیا ہے۔

کل یوم شرع تعظیمه یسمیٰ عیدا

ہر دن شریعت میں جسے عظمت حاصل ہے اسے عید کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ (فتح الباری جلد ۸)

المنجد میں ہے العید: ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یادمنائی جائے۔ (المنجد)

آئمہ لغت نے جو معانی عید کے ذکر کیے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن پر سچے آتے ہیں لہٰذا اسے عید میلاد النبی کہنا درست ہے اس لئے کہ یہ مسلمانوں کی خوشی کا تہوار بھی ہے کوئی مسلمان

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے ناخوش نہیں بلکہ تمام مخلوق نے ابلیس ملعون کے سواء آپ کی ولادت پر خوشیاں منائیں جیسا کہ کتب سیرت میں مذکور ہے اور ولادت باسعادت کے دن کو شریعت میں عظمت بھی حاصل ہے اور اس دن رسول اللہ ﷺ جو تمام آدمیوں سے افضل اور بڑے ہیں اور آپ کی ولادت باسعادت کا واقعہ جو تمام واقعات ہے بڑا واقعہ کی یاد منائی جاتی ہے۔

الحمد اللہ ہماری بیان کردہ احادیث مبارکہ وعبارات آئمہ سے واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن 12 ربیع الاول عید میلاد النبی ہے اور منکرین میلاد کا قول کہ عیدیں دو ہی ہیں، ھباً منثور رہوا۔

''رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کے دن روزہ رکھتے تھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی ولادت کا دن یوم عید نہیں کیونکہ شرعی عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے''۔ (مروجہ عید میلاد النبی)

اس سے قبل ترمذی جلد دوم اور در منثور وغیرھا سے احادیث مبارکہ ذکر کی جا چکی ہیں کہ یوم عرفہ اور جمعہ کا روز مسلمانوں کیلئے عید ہیں حالانکہ ان دنوں میں روزہ حرام نہیں تو معلوم ہوا کہ ہر عید کے دن روزہ ناجائز و منع نہیں بلکہ روزہ اس دن شرعا ناجائز وحرام ہے جس دن کے روزہ سے رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہو یا یوں سمجھ لیجئے عید اور عدم جواز روزہ میں نسبت عام خاص من وجہ کی ہے عید الفطر کے دن حرمت روزہ وعید دونوں موجود ہیں

12 ربیع الاول شریف یا یوم عرفہ کو عید تو ہے لیکن روزہ حرام وممنوع نہیں اور ایام تشریق میں روزہ حرام ہے اور عید نہیں۔ منکرین عید میلاد النبی ﷺ نے لا علمی سے خاص عام من وجہ کو نسبت مساوات بنالیا۔

بحمدہ تعالیٰ اس بیان سے واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا دن یوم عید ہے اگر چہ اس میں روزہ حرام ممنوع نہیں۔

''کیا نبی ﷺ نے عید میلاد النبی منائی یا امت کو منانے کا حکم دیا کیا آپ کے سب سے زیادہ محبت کرنے والے صحابہ کرام محدثین اور آئمہ کرام نے یہ کام کیا'' (مروجہ عید میلاد النبی)

منکرین میلاد مخصوص طور پر سیرت کانفرس منعقد کرتے ہیں اشتہار شائع ہوتے ہیں اخبارات میں میں اعلانات ہوتے ہیں باہر سے مقرر بیان کے لئے آتے ہیں خطاب لاؤڈ سپیکر میں ہوتا ہے پھر جہاد کے نام پر چندہ بھی کیا جاتا ہے برقی پنکھے اور برقی روشنی بھی کانفرنس میں ہوتی ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسی کانفرنس کی ہے یا امت کو اس کے انعقاد کا حکم دیا ہے یا آپ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والے صحابہ کرام محدثین اور آئمہ کرام نے یہ کام کیا ہے اس مخصوص طور پر منعقد ہونیوالی سیرت کانفرنس کے جواز پر جو آپ کا جواب ہوگا وہی عید میلاد النبی ﷺ کے جواز پر ہمارا جواب ہوگا۔ لو صیاد اپنے دام میں آگیا۔

نیز نیک بات کسی وقت ہو نیک ہے نیک بات کسی کے نہ کرنے سے ناجائز اور بدعت سیئہ نہیں ہو جاتی یہ اعتراض کہ جو کام پیشوائے دین نے نہ کیا ہو ہم کیوں کریں زمانہ صحابہ میں پیش ہوا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ودیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فرمان عالی سے رد ہو چکا ہے اور یہ بات قرار پا چکی ہے کہ نیک کام ہونا چاہیے اگرچہ پیشوائے دین نے نہ کیا ہو۔

صحیح بخاری شریف میں ہے: جب جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہوئے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یمامہ میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں خوف کرتا ہوں کہ اگر یوں لڑائیوں میں حافظ شہید ہوتے گئے تو بہت قرآن جاتا رہے گا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے اور ایک جگہ لکھ دینے کا حکم دیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام تو کیا ہی نہیں تم کیونکر کرو گے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اگرچہ حضور اقدس ﷺ نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو نیک ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر عمر اس معاملہ میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کیلئے کھول دیا اور میری رائے عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق ہو گئی پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا کر جمع

قرآن کا حکم دیا انہیں بھی وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور اقدس ﷺ نے نہ کی حضرت صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ واللہ ھو خیر اللہ کی قسم بات تو بھلائی اور نیکی کی ہے پھر دونوں صاحبوں یعنی حضرت ابوبکر وزید بن ثابت رضی عنہما میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ زید بن ثابت کی رائے بھی شیخین کی رائے کے ساتھ موفق ہوگئی۔

(بخاری جلد دوم باب جمع القرآن)

دیکھئے! جب زید بن ثابت نے صدیق اکبر پر اور صدیق اکبر نے حضرت عمر رضی اللہ عنھم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور ﷺ نے قرآن جمع نہ کیا پر یہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے پھر یہ کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے پھر اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم جمع ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اس پر اتفاق ہوا اور ان سب کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نیک بات کسی وقت بھی ہو مستحسن ہے۔

پھر یہ کہ بنائے مدارس وتصنیف کتب وتدوین علوم وتعلیم وتعلم نحو وصرف واشغال اولیا قدست اسرارھم وغیرھا امور حسنہ زمانہ صحابہ وتابعین کے بعد حادث ہوئے اور تمام مسلمان ان کے مستحسن ہونے پر متفق ہیں اب اگر کوئی یوں کہے کہ یہ امور نہ رسول اللہ ﷺ نے کیئے ہیں نہ صحابہ کو ان کے کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ صحابہ نے کیئے ہیں لہٰذا یہ بدعت اور ناجائز ہیں تو سب اس

کی حماقت وجہالت پر تعجب کریں گے۔

''افسوس کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اسی روز ہم خوشیاں مناتے ہیں اور جھنڈیاں لگاتے ہیں ڈھول کی تھاپ پر رقص کرتے ہیں بھنگڑا ڈالتے ہیں اور جعلی داڑیاں لگا کر سنت کا استہزاء کرتے ہیں۔

(مروجہ عید میلاد النبی)

مجلس میلاد شریف صرف اس کا نام ہے کہ لوگ جمع ہوں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جائے اور رسول اللہ ﷺ کے معجزات وارھامات جو بوقت ولادت شریفہ ظہور میں آئے اور احادیث میں وارد ہیں وہ بیان کئے جائیں قرآن کریم سے ان امور کی خوبی ثابت اور ہم ان کے کرنے پر مامور ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿واما بنعمة ربک فحدث﴾ اپنے رب کی نعمت کو خوب بیان کرو اور ولادت اقدس حضور صاحب لولاک ﷺ تمام نعمتوں کی اصل ہے تو اس کے خوب بیان و اظہار کا نص قطعی قرآن سے ہمیں حکم ہوا اور بیان اظہار مجمع میں بخوبی ہوگا تو ضرور چاہیے جس قدر ہوسکے لوگ جمع کیے جائیں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جائے۔

اور یہ کہنا کہ محفل میلاد میں ڈھول کی تھاپ پر رقص ہوتا ہے اور بھنگڑا ڈالا جاتا ہے اور جعلی داڑھیاں لگا کر سنت کا استہزا کیا جاتا ہے سفید جھوٹ اور مسلمانوں سے متعلق سوء ظن ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسے گناہ فرمایا ہے بالفرض اگر کسی جگہ اس قسم کے غلط امور کا ارتکاب ہو تو ان غلط امور کی ممانعت کرنی چاہیے نہ کہ اس سے ذکر میلاد جو احادیث صحیحہ سے ثابت

ممنوع و ناجائز ہو جائے گا دیکھئے مساجد میں چوریاں بھی ہوتی ہیں اور لڑائی جھگڑے بھی ہو جاتے ہیں تو ان برے کاموں کو مساجد سے ختم کیا جائے گا یہ نہیں کہا جائے کہ مساجد میں چونکہ چوریاں اور جھگڑے ہوتے لہٰذا مساجد کو گرا دیا جائے اور سلسلہ مساجد ختم کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ منکرین میلاد النبی ﷺ لوگوں کو ان حیلوں بہانوں سے رسول اللہ ﷺ کے ذکر پاک سے روکنا چاہتے ہیں اگر انہیں ولادت باسعادت رسول اللہ ﷺ پر خوشی ہوتی تو وہ ایسی محافل میلاد کا انعقاد کرتے جو امور مذمومہ سے مبرا ہوتیں۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

حاصل یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر سب نے خوشی منائی جیسا کہ احادیث اوپر مذکور ہوئیں اور ناخوشی کا اظہار تو صرف ابلیس ملعون نے کیا علامہ ابوالقاسم سہیلی ارقام فرماتے ہیں۔

"ان ابلیس لعنه الله رن اربع رنات رنة حین لعن رنة حین اهبط ورنته حین ولد رسول الله ﷺ ورنة حین انزلت فاتحة الکتاب وقال والرنین والنخار من عمل الشیطان"

(اوض الانف جلد اول)(سیرت حلبیہ جلد اول)

ابلیس ملعون زندگی میں چار بار چیخ مار کر رویا پہلی بار جب اسے ملعون قرار دیا گیا دوسری مرتبہ جب اسے زمین کی طرف دھکیلا گیا تیسری مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ

نازل ہوئی۔

علامہ زینی احمد دحلان السیرۃ النبویہ میں فرماتے ہیں۔

" وعن عکرمۃ ان ابلیس لما ولد رسول اللہ ﷺ ورای تساقط النجوم قال لجنودہ قد ولد اللیلۃ ولد یفسد امرنا فقال لہ جنودہ لو ذھبت فخبلتہ فلما دنا من رسول اللہ ﷺ بعث اللہ جبرئیل فرکضہ برجلہ وقع بعدن " السیرۃ النبویۃ جلد اول الخصائص الکبری جلد اول

حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ ہوئی تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے تارے گر رہے ہیں اس نے اپنے لشکریوں سے کہا آج رات وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر دے گا اس کے لشکریوں نے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ اور اسے چھو کر جنون میں مبتلا کر دو جب اس نیت سے وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اسے لات سے مارا اور دور عدن میں پھینک دیا۔

الحمد للہ احادیث وائمہ دین کی تصریحات سے انعقاد محفل میلاد کا استحباب واضح ہو گیا اور شکوک وشبہات کے جواب بھی آ گئے اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

☆☆☆

تحریک تحفظ اہل سنت کی سرگرمیاں ولائحہ عمل

مقام مصطفیٰ کے تحفظ و نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنا

اصلاح عمل و عقیدہ

☆ عوام اہل سنت تک اپنے عقائد کو پہنچانا اور اس سلسلے میں اپنی اہل سنت کی مساجد اور تحریک کے دفاتر میں دروس قرآن و حدیث و عقائد کا اہتمام کرنا۔ اللہ رب العالمین کے فرائض اور تعلیمات مصطفیٰ کو عام کرنا، معاشرے میں نفرتوں کو مٹانا اور محبتوں کے چراغ روشن کرنا، جملہ مسلمانوں کی بالخصوص سنی جوانوں کی علمی و عملی تربیت کرنا۔

☆ خطہ کشمیر کے مختلف شہروں میں مذہبی تہوار جوش و خروش سے منانا اور آزاد کشمیر کے تمام اضلاع میں تبلیغی وفد تشکیل دینا۔

☆ معاشرتی برائیوں غیر اسلامی رسوم، نسلی، لسانی اور علاقائی تعصبات کے خاتمہ کیلئے ٹھوس اور منظم کوشش کرنا اور مختلف جامع مساجد کیساتھ ملحق مختلف گاؤں میں دینی مدارس قائم کرنا۔

اپیل: تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ تحریک تحفظ اہل سنت جموں و کشمیر کی ترویج و اشاعت کیلئے تحریک کیساتھ جانی و مالی تعاون فرمائیں اور اس تحریک کی رکنیت خود بھی حاصل کریں اور دوسرے سنی بھائیوں کو بھی دعوت دیں۔

رابطہ کیلئے: شعبہ نشر و اشاعت تحریک تحفظ اہل سنت جموں و کشمیر (باغ)

سید واجد علی شاہ الحسینی
0300-5098374

منیر احمد چشتی
0300-8354221

حافظ محمد سجاد خان صدیقی
0300-3885264

غلام مرتضی چشتی
0300-9758361